الاستفتاء (نمبر)

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین درین مسئلہ کہ!
کچھ لوگ مختلف اشیاء ضرورت کا ذخیرہ اس نیت سے کر لیتے ہیں
کہ دام چڑھنے پر اسے فروخت کریں گے۔ ایسا کرنا شرعاً جائز
ہے یا ناجائز؟ ... ہم نے کبھی فقہا سے سنا ہے کہ دام چڑھانے کیلئے
ذخیرہ اندوزی مطلقاً ناجائز ہے یا اس کا دائرہ فقط انسانی اشیاء
خورد و نوش تک محدود ہے ... کتب فقہ کی روشنی میں
جواب تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

المستفتی!
عبدالرحمن [illegible]
[illegible] تحصیل [illegible] ضلع [illegible]

دار الافتاء
نمبر ١٥٢
١٩٢
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

الجواب

ذخیرہ اندوزی درج ذیل شرائط کے ساتھ شرعاً حرام ہے۔

1. ذخیرہ اندوزی اسکی اپنی زمین کی پیداوار نہ ہو۔
2. اپنے شہر سے خرید کر یا کسی ایسے شہر سے خرید کر جسکا مال اس شہر میں آتا ہو ذخیرہ اندوزی کی گئی ہو۔
3. ذخیرہ اندوزی کرنے سے لوگوں کا ضرر ہو۔ کیونکہ فصل میں کمی ہے۔
4. چالیس دن تک مال کو روک کے رکھے پھر شرعاً ناجائز ہوگا۔
5. امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ذخیرہ اندوزی کا تعلق انسانی اور حیوانی خورد و نوش کی اشیاء سے ہے۔

اور امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ اسکا تعلق ہر ایسی چیز کے ساتھ ہے کہ جسکے ذخیرہ کرنے سے لوگوں کو ضرر ہو یعنی تمام انسانی ضروریات سے ہے۔
مذکورہ بالا شرائط کی موجودگی میں ذخیرہ اندوزی شرعاً ممنوع ہے (جاری)

١٥٢
١٩٣

الحاصل اگر مال اور فصل میں فراوانی ہے مال عام ملتا ہے لوگوں پر
کسی قسم کی تنگی نہیں تو ایسی صورت میں ذخیرہ اندوزی کی شرعاً گنجائش ہے

چنانچہ عالمگیری میں ہے

الاحتکار مکروہ وذلک ان یشتری طعاما فی مصر ویمتنع
من بیعہ وذلک یضر بالناس ص ۲۱۳

اسی طرح شامیہ میں ہے

وکرہ احتکار قوت البشر والبہائم فی بلد یضر باھلہ
والتقیید لقوت البشر قول ابی حنیفہ ومحمد وعلیہ الفتوی کذا فی الکافی
وعن ابی یوسف کل ما یضر بالعامۃ حبسہ ص ۳۹۸ ج ۶ شامیہ
لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام من احتکر علی المسلمین اربعین یوما
ضربہ اللہ بالجذام والافلاس ص ۳۹۸ ج ۶ شامیہ

نیز حدیث پاک میں ذخیرہ اندوزی کرنے والے شخص کو ملعون
قرار دیا گیا ہے چنانچہ شامیہ میں ہے

لقولہ علیہ السلام: الجالب مرزوق والمحتکر ملعون ص ۳۹۸ ج ۶ شامیہ

فقط واللہ اعلم

محمد عبید اللہ ... دام

بندہ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

۲۸-۹-۱۴۳۹ھ

دار الافتاء خیر المدارس ملتان

مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان